# خودکار شفاف مینجمنٹ سسٹم

إنماالاعمال بالنیات


## ABSTRACT

مجھے یقین ہے کہ ہمیں پہیے کو دوبارہ ایجاد کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن ہمیں اپنے موجودہ معاشی نظام پر روزمرہ کی ضروریات کے مطابق حالات کی تازہ ترین تبدیلیوں کے مطابق نظرثانی کرنی چاہیے اور اس میں ترمیم کرنے کے امکان پر تنقیدی نگاہ ڈالنی چاہیے۔ موجودہ معاشی نظام نئ تبدیلیوں/ضروریات کو پورا کرنے میں ناکام رہاہے اور جو کہ تباہ ہونے والا ہے۔ پھر بنی نوع انسان کی جغرافیائی سیاسی اقتصادی خرابیوں کا حل کیا اور کہاں ہے؟ یہ مسئلہ ہمارے مذہبی اور سیکولر معاشی ماہرین کو حل کرنا چاہیے تھا۔ لیکن وہ.بڑے سر اور چھوٹے دماغ اپنی ذہنی پسماندگی کی وجہ سے ایسا نہیں کرسکے؟ کسی حکیم نے ان کے بارے میں کہا کہ وہ بیمار ہوئے جس کے سبب وہ اسی ڈاکٹر کے لونڈے سے دوا لینے گئے۔



ارشد نعیم چوہدری



إنماالاعمال بالنیات

## خود کار شفاف مینجمنٹ سسٹم:

## اعمال ارادوں کی عکاسی کرتے ہیں:

مجھے یقین ہے کہ ہمیں پہیے کو دوبارہ ایجاد کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن ہمیں اپنے موجودہ معاشی نظام پر روزمرہ کی ضروریات کے مطابق حالات کی تازہ ترین تبدیلیوں کے مطابق نظرثانی کرنی چاہیے اور اس میں ترمیم کرنے کے امکان پر تنقیدی نگاہ ڈالنی چاہیے۔ موجودہ معاشی نظام نئی تبدیلیوں/ضروریات کو پورا کرنے میں ناکام رہا ہے اور جو کہ تباہ ہونے والا ہے۔

پھر بنی نوع انسان کی جغرافیائی سیاسی اقتصادی خرابیوں کا حل کیا اور کہاں ہے؟ یہ مسئلہ ہمارے مذہبی اور سیکولر معاشی ماہرین کو حل کرنا چاہیے تھا۔ لیکن وہ بڑے سر اور چھوٹے دماغ اپنی ذہنی پسماندگی کی وجہ سے ایسا نہیں کر سکے؟ کسی حکیم نے ان کے بارے میں کہا کہ وہ بیمار ہو گئے جس کی وجہ سے وہ اسی ڈاکٹر کی لونڈی سے دوا لینے گئے۔

یہاں تک کہ مسلمان بھی اپنی جغرافیائی سیاسی و اقتصادی نجات کے لیے مغربی معاشی نظام کی طرف دیکھتے ہیں۔ وہ اس قدر متاثر اور وہم میں مبتلا ہیں اور آج وہ مغربی معاشی نظام کے اس قدر عادی ہو چکے ہیں کہ متبادل نظام کی طرف دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے۔ حیرت کی بات یہ ہے کہ مسلمان اپنی تاریخ اور ثقافت سے بہت زیادہ لاتعلق ہو چکے ہیں اور بظاہر یہ لاتعلّقی یقین کی کمی، علم کی کمی اور بھوک کے خوف کی وجہ سے ہو سکتی ہے جس نے انہیں کمزور کر دیا اور مجبور کر دیا کہ وہ کوئی متبادل جیو پولیٹیکل اقتصادی نظام نہ آزمائیں۔

رومی نے کہا، "قدرت نے تمہیں اڑنے کے لیے پنکھ دیے ہیں تم زمین پر کیوں رینگ رہے ہو"۔ فطرت انسانوں کو حل پیش کرتی ہے۔ وہ منطقی نظام ہے "تمام اعمال ارادوں کی عکاسی کرتے ہیں"۔ اگر نیت صاف اور مثبت ہو تو عمل اس کے خلاف نہیں ہو سکتا۔ اس کے علاوہ، قدرت مزید رہنمائی کرتی ہے کہ ایک عام آدمی کو کیسے جینا چاہیے؟ یہ مسلمانوں کی بنیادی ذمہ داری ہے کیونکہ ان کے پاس فطرت کا یہ سود سے پاک معاشی نظام ہے۔ انہیں صرف اسے مغربی معاشرے سے متعارف کرانے کی ضرورت ہے تاکہ اسے سمجھ سکیں اور اسے ایک عمل میں تبدیل کر سکیں۔

پوری دنیا میں ہر کام ایک منفرد نظام و انتظام کے تحت انجام پاتا ہے۔ آئیے یہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں کہ منطقی نظام کیسے کام کرتا ہے۔ میری رائے میں کوئی بھی منطقی نظام جامد یا بے حرکت چیز نہیں ہو سکتا۔

مثال کے طور پر! یہ بالکل واضح ہے جیسے ہمیشہ ایک بہنے والا دریا اپنی حرکت جاری رکھے گا اس کے بہاؤ میں کوئی بھی رکاوٹ تباہ کن ثابت ہو گی۔ اسی طرح، ہر فرد کے اندر کثیر کاموں کو انجام دینے کے لیے متعدد قدرتی منطقی نظام ہوتے ہیں جو ہر ایک سوچ

کے ساتھ اپنی شکل بدل سکتے ہیں یا اگر آپ اسے دوسرے طریقے سے دیکھیں تو یہ انسان کی خصوصیات کو ماپنے کا ایک آلہ بھی ہے۔ کوئی بھی منصوبہ منطقی اور تنقیدی تجزیاتی تشخیص اور نظام کے اطلاق کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتا۔ اس کے لیے پہلے مطلوبہ اغراض و مقاصد کا تعین کرنا ہوگا، پھر طریقہ کار طے کرنا ہوگا۔ ہو سکتا ہے کہ نجی طور پر افراد اس پر بہت کم توجہ دیں لیکن منطقی نظام قوموں کی زندگی میں بڑے معجزے دکھاتا ہے۔ ہر فرد، ہر معاشرہ، ہر قوم اور ہر ملک ہر کام کسی نہ کسی منطقی نظام کے ذریعے کرتا ہے۔ ناکامی کی واحد صورت منطقی منصوبہ بندی کا فقدان اور بدانتظامی ہوتا ہے۔ اس طرح کامیابی کی سیڑھی قوم کی تعمیر میں اہم کردار ادا کرتی ہے اور یہ مندرجہ ذیل پانچ اہم اجزاء پر مشتمل ہے:

1. زبردست مثبت سوچ۔

2. دستیاب وسائل پر مکمل کنٹرول۔

3. قانون نافذ کرنے والی طاقت۔

4. علم اور مثبت کرنے کی صلاحیت۔

5. ہدف کا مقصد۔ (خوشحالی، خوشی اور امن)۔

### 1. زبردست، مثبت سوچ اور ایک خواب:

زندگی میں کوئی ایسی کامیابی نہیں ہوگی جو خوبصورت خوابوں، مستقبل کے منصوبوں، عزم اور مثبت سوچ کے بغیر حاصل کی جا سکے۔ عظیم، مثبت سوچ اور خواب کے بغیر کسی بھی قسم کے پروجیکٹ کو ڈیزائن اور تیار کرنا ناممکن ہے۔ اس میں چند اہم اہم اجزاء شامل ہیں جیسے ایک قابل عمل منصوبہ، مالیات، ایک قابل افرادی قوت، اور سب سے بڑھ کر سب کی فلاح و بہبود۔

### 2. دستیاب وسائل پر مکمل کنٹرول:

اگرچہ آپ کے پاس مندرجہ بالا تمام اہم اجزاء دستیاب ہیں، لیکن آپ کو ان کے استعمال پر کوئی کنٹرول نہیں ہے، اس سے مقصد بالکل بھی پورا نہیں ہوگا۔ اگر آپ پورے اختیار اور ذمہ داری کے ساتھ اس منصوبے کو عملی جامہ پہنانے اور اس پر عمل درآمد نہیں کر سکتے تو اپنے پاس مکمل منصوبہ اور مواد رکھنے کا قطعاً کوئی فائدہ نہیں۔ ایسے خشک ماحول میں بھی عظیم مثبت سوچ صرف خواب میں ہی رہے گی۔

### 3. قانون نافذ کرنے والی طاقت:

آئٹمز 1 اور 2، جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے، دو بڑے اجزاء ہونے کے باوجود اس کے پاس قانونی قوت یا ریاستی قانون کے تحت اپنے منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کا راستہ نہیں ہے۔ اس طرح وہ ہدف حاصل کرنے میں قطعی طور پر ناکام رہے گا۔ ایسے خشک ماحول میں بڑی مثبت سوچ بھی خواب میں کیسے بسے گی۔

## 4 . علم اور مثبت کام کرنے کی صلاحیت:

منصوبہ کے بارے میں گہرا منطقی اور ترتیب وار علم ہونا ناگزیر ہے، نیز کام کرنے کا تجربہ بہتر کارکردگی کے امکان کو بڑھادے گا۔ جو کسی بھی منصوبے کی کامیابی کی بنیادی شرط ہے۔

ہنر مند انتظامیہ اس منصوبے کو کامیابی کے ساتھ انجام دینے کے لیے ایک مضبوط بنیاد فراہم کرے گی۔

## 5 . کامیابی کا مقصد۔ (خوشحالی، خوشی اور امن)۔

یہ فرض کیا جاتا ہے کہ اگر کوئی منصوبہ زندگی کی بنیادی ضروریات پر بنایا گیا ہے اور کاغذ کے ٹکڑے پر کام کر رہا ہے تو یقین رکھیں کہ یہ زمین پر بہت آسانی سے چلے گا۔ کسی بھی منصوبے میں داخل ہونے سے پہلے اس کا اچھی طرح سے جائزہ لینا ہوگا، مناسب طریقے سے مطالعہ کرنا ہوگا کہ مقاصد کے مطابق ڈیزائن کیا گیا ہے یا نہیں۔ عمل درآمد کا منصوبہ چار ترتیب وار مراحل کے تحت ہے یا نہیں جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے۔ بصورت دیگر منصوبہ کے زیادہ سے زیادہ منافع حاصل نہیں کیا جا سکتا۔

مصنف: انجینئر ارشد نعیم چوہدری

رابطہ: 5844 9850 965+

ملک: کویت/پاکستان

ای میل: arshadnaeemch@gmail.com